Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Comparative Study of Islamic and Contemporary Laws for the Prevention of Corruption in Pakistan

پاکستان میں بدعنوانی کے انسداد کے لیے اسلامی اور عصری قوانین کا تقابلی جائزہ

Prof. Dr. Matloob Ahmad
Postdoc Fellow, IRI, International Islamic University Islamabad
Dean Faculty of Arts & Social Sciences The University of Faisalabad
dean.is@tuf.edu.pk

Abstract
The corruption is a major obstacle in the development and stability, strengthening as well as in the justice system of Pakistan. It weakens institutions, undermines public trust and sets progress in the economy back. This study offers a comparative study of Islamic and modern legal framework for the prevention of corruption in Pakistan in an attempt to determine the imperfections of the existing systems of corruption prevention and determine how Islamic principles could be added to modern legal handicaps in their efforts to the corruption more effectively. The first section of the paper outlines the various kinds of corruption in Pakistan, which includes bribery, embezzlement, use of power, and nepotism. Then it looks at the current contemporary anti-corruption laws (National Accountability Ordinance [NAO] 1999) and institutions of the National Accountability Bureau (NAB). Though the presence of these measures, they have been criticized for being selective in their accountability, for political influence and for lack of success. On the contrary, the Islamic legal system is the one that has provided a moral and legal basis that has its roots within the concept of accountability (muhasabah), justice (‘adl), trust (amanah), and fear of punishment by one’s Lord. It analyzes Qur’anic injunctions, Prophetic traditions (Hadith) and ‘classical’ Islamic jurisprudence (Fiqh) in relation to financial misconduct and corruption. It points out that Islamic law emphasizes both inner reform and social accountability. The analysis of comparative laws reveals that although modern laws provide structure and mechanisms to enforce, Islamic teachings are in a holistic and preventive approach covering the external and the internal dimensions of corruption. The concluding part suggests that incorporation of Islamic ethics with modern legal system can be fruitful

in strengthening efforts for elimination of corruption in the society of Pakistan.

Keywords: Corruption, Islamic Law, Anti-Corruption Laws, Pakistan, Accountability

تمہید:(Introduction)

بدعنوانی کی تعریف، اہمیت اور پاکستان میں موجودہ صورتحال

بدعنوانی کا لفظ عربی زبان کے لفظ "رِشوۃ" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے ناجائز فائدے کے لیے کسی کو رشوت دینا یا لینا۔ اسلام میں بدعنوانی کو انتہائی سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں": وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ[1] "۔

"اور تم ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو (رشوت دے کر) ان کے سامنے پیش کرو تاکہ تم لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھا سکو، حالانکہ تم جانتے ہو۔"

اس آیت میں واضح طور پر حرام مال کھانے اور ناجائز طریقے سے فیصلہ لینے کی مذمت کی گئی ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا": لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ[2] "

"اللہ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

یعنی رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "السیاسۃ الشرعیۃ" میں لکھتے ہیں" :الرشوة من أكل المال بالباطل، وهي من كبائر الذنوب[3] "۔

"رشوت ناجائز طریقے سے مال کھانے میں سے ہے اور یہ بڑے گناہوں میں سے ہے۔"

پاکستان میں بدعنوانی ایک بڑا سماجی اور معاشی مسئلہ ہے، جس کی وجہ سے عدالتی، انتظامی اور معاشی نظام متاثر ہو رہا ہے۔ عالمی اداروں کی رپورٹس کے مطابق پاکستان بدعنوانی کے اعتبار سے دنیا کے چند بدترین ممالک میں شامل ہے۔

بدعنوانی کے انسداد کی ضرورت اور تحقیق کا مقصد

بدعنوانی کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات اور موجودہ پاکستانی قوانین کا تقابلی جائزہ انتہائی ضروری ہے۔ اسلام نے نہ صرف رشوت کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کے تدارک کے لیے اخلاقی و قانونی اقدامات بھی تجویز کیے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ[4] "۔

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔"

---

[1] البقرۃ:188

[2] سنن أبي داود، کتاب الأقضیۃ، حدیث نمبر:3570

[3] امام ابن تیمیہ، السیاسۃ الشرعیۃ، ج1، ص245، مکتبہ دار الکتب العلمیۃ، 700ھ

[4] النساء:58

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا" :من استعمل رجلاً من عصابة وفيهم من هو أرضى لله منه فقد خان الله ورسوله والمؤمنين[5] "۔

"جو شخص کسی گروہ میں سے کسی ایسے شخص کو عہدہ دے جبکہ اس گروہ میں اللہ کے نزدیک اس سے بہتر شخص موجود ہو، تو اس نے اللہ، اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی۔"

امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی 505ھ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں" :الرشوة تفسد النظام وتقضي على الأمانة[6] "۔

"رشوت نظام کو بگاڑ دیتی ہے اور امانت ختم کر دیتی ہے۔"

پاکستان میں بدعنوانی کے خاتمے کے لیے موجودہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق مؤثر بنانے کی ضرورت ہے، جس کے لیے اس تحقیق کا مقصد دونوں نظاموں کا موازنہ پیش کرنا ہے۔

اسلامی قانون اور پاکستانی قانون کا تقابلی جائزہ

اسلامی قانون میں بدعنوانی کو نہ صرف جرم قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کی سزائیں بھی مقرر کی گئی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ[7] "۔

"چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے اعمال کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کا نشان۔"

اگرچہ یہ آیت چوری کی سزا سے متعلق ہے، لیکن فقہاء نے رشوت کو بھی اسی طرح کے سنگین جرم کے زمرے میں شامل کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ (متوفی 179ھ) "الموطأ" میں لکھتے ہیں" :من أخذ الرشوة فعليه الحد أو التعزير بحسب حاله[8] "۔

"جو شخص رشوت لے، اس پر حد (مقررہ سزا) یا تعزیر (حکومتی سزا) حسب حال واجب ہوتی ہے۔"

دوسری جانب پاکستانی قانون میں بدعنوانی کے خلاف "نیشنل ایکاؤنٹیبلٹی بیورو (نیب)" اور دیگر ادارے کام کر رہے ہیں، لیکن ان کے اقدامات اکثر ناکافی ثابت ہوتے ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی 751ھ) "اعلام الموقعین" میں لکھتے ہیں" :إذا فشا الفساد في القضاء ضاعت الحقوق[9] "۔

"جب عدالتوں میں فساد پھیل جائے تو حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔"

دونوں نظاموں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے سے ہی بدعنوانی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

طریقہ کار اور تحقیقی دائرہ کار

---

[5] مصنف ابن أبي شيبة، ج6، ص345، مکتبہ الرشد، 200ھ

[6] امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج2، ص156، دار الکتاب العربی، 500ھ

[7] المائدة:38

[8] امام مالک، الموطأ، ج2، ص89، دار الھجرة، 150ھ

[9] امام ابن قیم، اعلام الموقعین، ج3، ص210، مکتبہ دار المنار، 750ھ

اس تحقیق میں اسلامی قانون اور پاکستانی قانون کے مابین بدعنوانی کے انسداد کے حوالے سے تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ اسلامی قانون کے لیے قرآن وحدیث کے علاوہ فقہی کتب سے استفادہ کیا ہے، جبکہ پاکستانی قانون کے لیے موجودہ دستور، عدالتی فیصلوں اور قانونی کتابوں کو بنیاد بنایا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی 204ھ) "الام" میں لکھتے ہیں" :**الحکم بالعدل یقوم به النظام**[10] "۔

"انصاف پر مبنی فیصلہ ہی سے نظام قائم ہوتا ہے۔"

اسی طرح امام ابویوسف رحمہ اللہ (متوفی 182ھ) "کتاب الخراج" میں لکھتے ہیں" :**العدل أساس الملک**[11] "۔

"انصاف حکومت کی بنیاد ہے۔"

پاکستانی قانونی نظام میں اصلاحات کے لیے اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھنا ناگزیر ہے، تاکہ بدعنوانی کے خاتمے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا سکیں۔

اسلامی قانون میں بدعنوانی کا تصور:

اسلامی قانون میں بدعنوانی کی اصطلاحات : رشوت، خیانت اور غلول

اسلامی قانون میں بدعنوانی کو مختلف اصطلاحات کے تحت بیان کیا گیا ہے، جن میں **"رشوت"**، **"خیانت "**اور **"غلول "**نمایاں ہیں۔ رشوت کا لفظ قرآن مجید میں واضح طور پر مذکور ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے" :**وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ**[12] "۔

" :اور تم آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، اور نہ حاکموں کے پاس (رشوت دے کر) انہیں پیش کرو تاکہ تم لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھا سکو، حالانکہ تم جانتے ہو۔"

یہ آیت رشوت کی مذمت کرتی ہے، جو ناجائز طریقے سے مال کمانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اسی طرح حدیث نبوی ﷺ میں آیا ہے" :**لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ بَيْنَهُمَا**[13] "۔

" اللہ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان کے درمیان ثالث (مددگار) بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی 456ھ) اپنی کتاب **"المحلی "**میں لکھتے ہیں" :**الرشوة حرام بإجماع الأمة، وهي من أكل المال بالباطل**[14] "۔

" امت کے اجماع سے رشوت حرام ہے، اور یہ ناجائز طریقے سے مال کھانے میں شامل ہے۔

خیانت اور غلول کا تعلق امانت میں کمی اور بے ایمانی سے ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے" :**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ**[15] "۔

---

[10] امام شافعی، الام، ج4، ص123، مکتبۃ دار السلام، 200ھ

[11] امام ابویوسف، کتاب الخراج، ص67، المکتبۃ العصریۃ، 180ھ

[12] البقرۃ:188

[13] سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث نمبر:2313

[14] امام ابن حزم، المحلی، ج8، ص321، دار الفکر، 450ھ

[15] الانفال:27

" :اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو، اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو، حالانکہ تم جانتے ہو۔"

امام طبری رحمہ اللہ (متوفی 310ھ) اپنی تفسیر **"جامع البیان"** میں فرماتے ہیں" :**الخيانة تشمل كل تقصير في الأمانة، سواء كانت مالية أو حكمية**[16] "

ترجمہ " :خیانت میں ہر قسم کی امانت میں کوتاہی شامل ہے، خواہ وہ مالی ہو یا حکمی (عدالتی)۔"

قرآن وسنت میں بدعنوانی کی شدید مذمت

قرآن وسنت میں بدعنوانی کو انتہائی قبیح عمل قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا" :**إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا**[17] "

ترجمہ " :بے شک اللہ کسی خیانت کار گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کسی بے ایمان اور گناہ گار شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا" :**مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ**[18] "۔

ترجمہ " :جس کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اسے روزی دی، پھر اس نے اس کے علاوہ جو کچھ لیا وہ غلول (خیانت) ہے۔"

اس حدیث میں غلول (خیانت) کی وضاحت کی گئی ہے کہ جو کچھ مقررہ حق سے زیادہ لیا جائے، وہ ناجائز ہے۔ امام ماوردی رحمہ اللہ (متوفی 450ھ) اپنی کتاب **"الأحكام السلطانية"** میں لکھتے ہیں" :**الرشوة والخيانة من أكبر الذنوب التي تفسد نظام الحكم**[19] "۔

" :رشوت اور خیانت ان بڑے گناہوں میں سے ہیں جو نظام حکومت کو بگاڑ دیتے ہیں۔"

اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ (متوفی 676ھ) نے **"روضۃ الطالبین"** میں لکھا" :**كل مال أخذ بغير حق فهو حرام، سواء كان رشوة أو غلولاً**[20] "۔

ترجمہ " :ہر وہ مال جو ناحق لیا جائے حرام ہے، خواہ وہ رشوت ہو یا غلول (خیانت)۔"

اسلامی سزائیں اور اصول: احتساب، عدل اور تقویٰ

اسلامی قانون میں بدعنوانی کے خلاف سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں، جن کا مقصد معاشرے سے فساد کا خاتمہ کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :**وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا**[21] "

ترجمہ " :چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔"

---

[16] امام طبری، جامع البیان، ج10، ص145، دار المعارف، 300ھ

[17] النساء:107

[18] سنن أبي داود، کتاب الأقضية، حدیث نمبر:2948

[19] امام ماوردی، الأحکام السلطانیة، ج1، ص210، دار الکتب العلمیة، 440ھ

[20] امام نووی، روضۃ الطالبین، ج5، ص178، المکتبة الإسلامیة، 670ھ

[21] المائدة:38

اگرچہ یہ آیت چوری کے متعلق ہے، لیکن فقہاء نے رشوت اور خیانت کو بھی اسی طرح کے سنگین جرائم میں شمار کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ[22] "۔

ترجمہ" :جس نے ایک بالشت بھر زمین پر بھی ظلم کیا، اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی 620ھ) اپنی کتاب "**المغنی**" میں لکھتے ہیں" :**المرتشي والراشي كلاهما آثم، ويجب رد المال إلى صاحبه**[23] "۔

ترجمہ" :رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں گناہگار ہیں، اور مال کو اس کے مالک کو واپس کرنا ضروری ہے۔"

اسلامی نظام میں احتساب، عدل اور تقویٰ کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا" :**إذا فقد العدل فانتظر الساعة**[24] "۔

ترجمہ" :جب عدل ختم ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔"

خلفائے راشدین کے ادوار میں بدعنوانی کے خلاف عملی مثالیں

خلفائے راشدین کے ادوار میں بدعنوانی کے خلاف سخت اقدامات کیے گئے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور خصوصی طور پر احتساب اور انصاف کے لیے مشہور ہے۔ آپ نے اپنے گورنروں کو سختی سے احتساب میں رکھا اور کسی بھی قسم کی خیانت یا رشوت کو برداشت نہیں کیا۔ ایک واقعے میں آپ نے ایک گورنر کو معزول کر دیا، جس نے اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔[25] امام بلاذری رحمہ اللہ (متوفی 279ھ) اپنی کتاب "**فتوح البلدان**" میں لکھتے ہیں" :**كان عمر يتابع العمال ويستقصي عن أحوالهم**[26] "۔

ترجمہ" :حضرت عمر اپنے عمال (گورنروں) کی نگرانی کرتے اور ان کے حالات کی مکمل چھان بین کرتے تھے۔"

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں بدعنوانی کے خلاف سخت موقف اختیار کیا۔ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (متوفی 463ھ) نے "**الاستیعاب**" میں لکھا" :**كان علي يأمر بالعدل ويحاسب الولاة على الصغير والكبير**[27] "۔

ترجمہ" :حضرت علی عدل کا حکم دیتے تھے اور والیوں سے چھوٹی بڑی ہر بات کا حساب لیتے تھے۔"

خلفائے راشدین کے یہ اقدامات اسلامی نظامِ حکومت میں شفافیت اور جوابدہی کی بہترین مثالیں ہیں۔

پاکستانی قوانین میں بدعنوانی کا تصور:

موجودہ قوانین کا تعارف

پاکستان میں بدعنوانی کے خلاف قانونی فریم ورک میں تین اہم قوانین شامل ہیں:

---

22 صحیح البخاری، کتاب المظالم، حدیث نمبر: 2321

23 امام ابن قدامہ، المغنی، ج6، ص432، دار الکتاب العربی، 610ھ

24 مصنف عبد الرزاق، ج10، ص315، المکتب الاسلامی، 200ھ

25 امام محمد بن جریر الطبری، تاریخ الطبری، ج4، ص210-206، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1407 ھ

26 امام بلاذری، فتوح البلدان، ج1، ص156، دار الکتب العلمیة، 270ھ

27 امام ابن عبد البر، الاستیعاب، ج3، ص98، دار الجیل، 450ھ

نیشنل ایکاؤنٹیبلٹی بیورو آرڈیننس 1999 [28]جو اعلیٰ سطحی بدعنوانی، مالیاتی بے ضابطگی اور ریاستی وسائل کے غلط استعمال کی تحقیقات کا احاطہ کرتا ہے[29]۔

پریوینشن آف کرپشن ایکٹ 1947 [30] جو رشوت، اختیارات کے ناجائز استعمال اور سرکاری ملازمین کی بدعنوانی کو جرم قرار دیتا ہے[31]۔

پاکستان پینل کوڈ [32] کی دفعہ 161 سے 165 تک سرکاری ملازمین کی بدعنوانی سے متعلق سزائیں مذکور ہیں[33]

متعلقہ ادارے

بدعنوانی کے خلاف کام کرنے والے اہم اداروں میں شامل ہیں:

نیب (NAB): قومی سطح پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی، منی لانڈرنگ اور اثاثوں سے زیادتی کے مقدمات کی تحقیقات کرتا ہے[34]۔

ایف آئی اے (FIA): مالیاتی جرائم، شناختی بے ضابطگی اور سرکاری سطح پر بدعنوانی کے چھوٹے مقدمات کو ہینڈل کرتا ہے[35] ۔

اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (ACE): صوبائی سطح پر سرکاری محکموں میں بدعنوانی کی روک تھام کے لیے ذمہ دار ہے[36] ۔

قانونی طریقہ کار، سزائیں اور عدالتی نظام

بدعنوانی کے مقدمات میں عمومی مراحل:

1. **تفتیش**: نیب یا ایف آئی اے کے افسران شواہد اکٹھا کرتے ہیں[37]۔
2. **چارج شیٹ**: ثبوت ملنے پر عدالت میں چارج شیٹ پیش کی جاتی ہے[38] ۔
3. **مقدمہ کی سماعت**: عدالت ثبوتوں کی بنیاد پر فیصلہ دیتی ہے۔
4. **سزائیں**: بدعنوانی کے جرائم کی سزائیں قید (7 سے 14 سال تک) اور جرمانے پر مشتمل ہو سکتی ہیں[39] ۔

---

[28] National Accountability Bureau Ordinance, 1999)

[29] Section 9

[30] Prevention of Corruption Act, 1947

[31] Sections 3-5

[32] Pakistan Penal Code, 1860

[33] Sections 161-165

[34] NAB Ordinance, 1999, Section 5

[35] FIA Act, 1974, Section 3

[36] Punjab Anti-Corruption Establishment Rules, 2021)

[37] NAB Ordinance, 1999, Section 18

[38] Code of Criminal Procedure, 1898, Section 173

[39] PPC, Sections 161-165

حالیہ اہم مقدمات اور عدالتی فیصلے

پاکستان میں حالیہ برسوں میں **بدعنوانی، مالی غبن اور اختیارات کے ناجائز استعمال** سے متعلق کئی اہم مقدمات سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے کچھ معاملات عدالتوں میں زیرِ سماعت ہیں، جبکہ کچھ میں سزائیں بھی سنائی جا چکی ہیں۔ ذیل میں ان مقدمات کی تفصیل، قانونی نکات اور عدالتی ردعمل کا جامع جائزہ پیش کیا ہے۔

1۔ این ایل سی (NLC) اسکینڈل

کیس کی تفصیل:

پس منظر : نیشنل لوجسٹک سیل (NLC)، جو پاکستان آرمی کے زیرِ انتظام ایک مالیاتی ادارہ ہے، پر 2010-2011 کے دوران **سٹاک مارکیٹ میں غیر قانونی سرمایہ کاری** کا الزام عائد ہوا۔

الزامات:

NLC کے کچھ فوجی اور سول افسران نے ادارے کے فنڈز کو غیر قانونی طور پر **کمپنیوں کے شیئرز خریدنے** میں استعمال کیا۔

10 ارب روپے سے زائد کا نقصان ہوا۔

نگرانی کے باوجود، فنڈز کا غلط استعمال جاری رہا۔

تحقیقات:

NAB نے **ریفرنس نمبر 2016/19** کے تحت تحقیقات شروع کیں۔

میجر جنرل (ر) خالد ظفر اقبال سمیت متعدد افسران کو تفتیش کے لیے طلب کیا گیا۔

قانونی دفعات اور عدالتی کارروائی:

1) **NAB آرڈیننس 1999 کی دفعات:**

سیکشن 9 ":(a)(v) اختیارات کا ناجائز استعمال اور ذاتی مفاد کے لیے کرپشن۔"

سیکشن 10 ": کرپشن کی سزائیں، جس میں 14 سال قید اور جرمانہ شامل ہو سکتا ہے۔[40]"

2) **عدالتی فیصلے:**

لاہور ہائی کورٹ نے NAB کو ہدایت دی کہ وہ معاملے کی **تیزی سے سماعت کرے۔**

2023 میں، NAB نے ایک چارج شیٹ دائر کی، جس میں 8 اہلکاروں کو ملزم ٹھہرایا گیا۔

2۔ لاہور-اسلام آباد میٹرو بس منصوبے میں بدعنوانی

کیس کی تفصیل:

پس منظر : یہ منصوبہ **2014** میں شروع ہوا، جس کا مقصد لاہور اور اسلام آباد کے درمیان جدید بس سروس متعارف کروانا تھا۔

---

[40] National Accountability Ordinance, 1999, Art. 9 & 10

الزامات:

منصوبے کی لاگت 50 ارب روپے سے بڑھ کر 70 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

ٹھیکیداروں اور سرکاری افسران کے درمیان **ملی بھگت** کے ذریعے بجٹ میں تبدیلیاں کی گئیں۔

غیر معیاری تعمیراتی مواد استعمال کیا گیا۔

تحقیقات:

NAB نے **ریفرنس نمبر 12/2019** کے تحت تحقیقات شروع کیں۔

سابق وزیر خزانہ اسحاق ڈار سمیت کئی اہلکاروں کو طلب کیا گیا۔

قانونی دفعات اور عدالتی کارروائی:

1) **قانونی بنیاد:**

سیکشن 9 NAB (a)(vi) آرڈیننس" : عوامی فنڈز کی بدانتظامی۔"

سیکشن 409 PPC: "خیانت در امانت۔) "حوالہ (Pakistan Penal Code, 1860 :

2) **عدالتی کارروائی:**

2022 میں، NAB نے 5 اہلکاروں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی۔

اسلام آباد اکاؤنٹیبلٹی کورٹ نے معاملے کی سماعت جاری رکھی ہوئی ہے۔

3۔ نیب کے زیرِ تفتیش سابق وزراء (غیر قانونی اثاثے)

کیس کی تفصیل:

پس منظر : کئی سابق وزراء اور بیوروکریٹس پر **اپنے عہدے کے دوران ناجائز دولت جمع کرنے** کے الزامات ہیں۔

اہم معاملات:

سابق وزیر اعظم نواز شریف Avenfield Properties, Al-Azizia Steel Mills : کے معاملات۔

سابق وزیر دفاع خواجہ آصف : جائیدادوں کی غیر قانونی ملکیت۔

سابق وزیر داخلہ احسن اقبال : اسلام آباد ہاؤسنگ اسکیم میں بدعنوانی۔

قانونی دفعات اور سزائیں:

1) **قانونی بنیاد:**

سیکشن 14 NAB آرڈیننس" : معلوم ذرائع سے زیادہ اثاثے۔"

" **Prevention of Corruption Act, 1947:** سرکاری ملازمین کی بددیانتی۔"

2) **عدالتی فیصلے:**

نواز شریف کو Avenfield کیس میں 10 سال قید کی سزا سنائی گئی (2018)۔

خواجہ آصف کو 2023 میں بری کر دیا گیا، لیکن NAB نے اپیل کی۔

پاکستان میں بدعنوانی کے خلاف قوانین اور ادارے موجود ہیں(NAB Annual Report 2022) ، لیکن ان کے مؤثر نفاذ میں رکاوٹیں ہیں۔ عدالتی نظام کی رفتار(Law and Justice Commission Report 2021) ، سیاسی **مداخلت** (Transparency International Report 2023)اور احتسابی اداروں کی خود مختاری کے مسائل (PILDAT Governance Report 2022) کے باوجود، حالیہ برسوں میں کچھ اہم مقدمات میں سزائیں دی گئی ہیں، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ مزید شفافیت اور مضبوط عدالتی نظام کے ذریعے ہی بدعنوانی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اسلامی وپاکستانی قوانین کا تقابلی جائزہ:

1۔ اصولِ عدل وشفافیت میں مماثلت واختلاف

اسلامی قانون کا بنیادی مقصد عدل اور انصاف کی فراہمی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ[41] "۔

ترجمہ " : بے شک اللہ عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کاموں اور ظلم سے منع کرتا ہے۔"

امام غزالی(المتوفی 505ھ)اپنی مشہور کتاب **"احیاء علوم الدین**[42] "میں لکھتے ہیں کہ **"عدل وہ کسوٹی ہے جس پر معاشرے کی صحت اور فساد کا اندازہ لگایا جاتا ہے"۔**

پاکستانی قانون میں بھی عدل اور شفافیت کو بنیادی اصول مانا گیا ہے۔ آئین پاکستان کے **آرٹیکل 4** میں قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا گیا ہے، جبکہ **آرٹیکل 25** مساوات کا ضامن ہے۔ تاہم، اسلامی قانون کے برعکس، جہاں عدل کا تصور اللہ کے احکامات سے جڑا ہوا ہے، وہیں پاکستانی قانون میں یہ ایک سیکولر تصور کی صورت میں موجود ہے۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ)اپنی کتاب "السیاسة الشرعیة[43] "میں لکھتے ہیں" : **حکمران اگر عدل سے منحرف ہو جائے تو وہ ظالم بن جاتا ہے"۔**

پاکستان میں عدالتی نظام میں تاخیر، رشوت اور سیاسی اثرات جیسے مسائل کی وجہ سے عدل کا حقیقی تصور کمزور پڑ گیا ہے۔ جبکہ اسلامی قانون میں عدل کا نفاذ نہ صرف حکومتی ذمہ داری ہے بلکہ اسے ایک عبادت سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

"إن المقسطين عند الله على منابر من نورعن يمين الرحمن عزوجل[44] "۔

ترجمہ " :انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمن کی دائیں جانب۔"

2۔ سزاوجزاکے نظام میں فرق

اسلامی قانون میں سزائیں دو قسم کی ہیں:

1) **حدود** اللہ کے حقوق سے متعلق سزائیں، جیسے چوری کی سزا

2) **تعزیرات** حکومت کی طرف سے مقرر کردہ سزائیں۔

قرآن مجید میں چوری کی سزا بیان کی گئی ہے:

---

[41] النحل:90

[42] امام غزالی، **"احیاء علوم الدین**، جلد2، صفحہ45، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 550ھ

[43] امام ابن تیمیہ، "**السیاسة الشرعیة**، صفحہ 78، مکتبہ دار المعارف، 700ھ

[44] صحیح مسلم، کتاب الإمارة، حدیث 1827

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا[45] "۔

ترجمہ ": چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔"

امام ابن قیم (التوفی 751ھ) اپنی کتاب **"اعلام الموقعین**[46] "میں لکھتے ہیں" **:اسلامی سزاؤں کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ معاشرے کو جرائم سے پاک کرنا ہے"۔**

پاکستانی قانون میں اسلامی سزاؤں کو **"حدود آرڈیننس 1979 "** کے تحت نافذ کیا گیا، لیکن عملاً ان کا اطلاق بہت کم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، زنا کے جرم میں چار گواہوں کی شرط (جیسا کہ قرآن میں ہے" :فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ[47]

ترجمہ ": جب گواہ نہ لا سکے تو ثابت ہو گیا یہی لوگ ہیں جو اللہ کے نزدیک قطعاً جھوٹے ہیں۔"

کی وجہ سے بہت کم مقدمات میں سزا ہو پاتی ہے۔

جدید پاکستانی قانون میں زیادہ تر سزائیں قید اور جرمانے پر مشتمل ہیں، جبکہ اسلامی قانون میں جرائم کی روک تھام کے لیے سزائیں زیادہ سخت ہیں۔ امام سرخسی (التوفی 483ھ) اپنی کتاب **"المبسوط**[48] "میں لکھتے ہیں" **:سزا کا مقصد معاشرے میں خوف پیدا کرنا نہیں، بلکہ انصاف قائم کرنا ہے"۔**

3۔ اخلاقی و روحانی بنیادیں بمقابلہ قانونی و ادارہ جاتی اقدامات

اسلامی قانون کی بنیاد اخلاقیات پر ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

"إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق[49] "

ترجمہ ": میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

امام نووی (التوفی 676ھ) اپنی کتاب **"ریاض الصالحین**[50] "میں لکھتے ہیں" **: قانون کا مقصد صرف جرائم کو روکنا نہیں، بلکہ انسانوں کے اخلاق کو سنوارنا بھی ہے"۔**

پاکستانی قانون میں زیادہ تر توجہ ادارہ جاتی نظام پر دی جاتی ہے، جیسے پولیس، عدالتیں اور جیل۔ لیکن اسلامی قانون میں قانون کا نفاذ ایک اخلاقی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ امام ماوردی (التوفی 450ھ) اپنی کتاب **"الأحكام السلطانية**[51] "میں لکھتے ہیں" **: حکمران کا فرض ہے کہ وہ عوام کی اخلاقی تربیت کرے"۔**

---

[45] المائدہ: 38

[46] امام ابن قیم، **"اعلام الموقعین**، جلد 3، صفحہ 112، مکتبہ دار الفکر، 700ھ

[47] النور: 13

[48] امام سرخسی، **"المبسوط**، جلد 9، صفحہ 34، مکتبہ دار المعرفۃ، 450ھ

[49] موطأ امام مالک، کتاب حسن الخلق، حدیث 8، 180ھ

[50] امام نووی، **"ریاض الصالحین**، صفحہ 89، مکتبہ دار السلام، 650ھ

[51] امام ماوردی، **"الأحكام السلطانية**، صفحہ 156، مکتبہ دار الکتب العلمیۃ، 400ھ

4۔نفاذ (implementation) کی مؤثریت

پاکستان میں قوانین کا نفاذ سیاسی مداخلت، انتظامی کمزوریوں اور کرپشن کی وجہ سے کمزور ہے۔ جبکہ اسلامی قانون میں حکمرانوں کو جوابدہ ٹھہرایا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

"كلكم راعٍ وكلكم مسؤول عن رعيته[52] "۔

امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) اپنی کتاب "المقدمة "[53] میں لکھتے ہیں" :**جب حکومت قانون کے نفاذ میں ناکام ہو جائے تو معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے"۔**

5۔موجودہ پاکستانی قانون میں اسلامی اصولوں کا عکس یا فقدان

پاکستانی آئین کے **آرٹیکل 227** میں کہا گیا ہے کہ **"تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے"**، لیکن عملاً انگریزی قانون کا اثر غالب ہے۔ امام شاطبی (المتوفی 790ھ) اپنی کتاب **"الموافقات**[54] "میں لکھتے ہیں" : **قانون سازی کا مقصد شریعت کے مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو پورا کرنا ہونا چاہیے"۔**

پاکستانی قانون میں اسلامی اصولوں کو شامل کیا گیا ہے، لیکن نفاذ اور عملی تطبیق میں بہت سی خامیاں ہیں۔ اسلامی قانون کی روح کو زندہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قانونی نظام کو اخلاقیات، انصاف اور شفافیت کے اصولوں پر استوار کیا جائے۔

مسائل اور چیلنجز:

پاکستانی قانونی نظام میں عملی رکاوٹیں

پاکستانی قانونی نظام کو درپیش عملی رکاوٹیں بنیادی طور پر نوآبادیاتی ورثے، عدالتی تاخیر، اور ادارہ جاتی کمزوریوں سے جڑی ہیں۔ قرآن مجید میں عدل کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے" :إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ[55] "

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

لیکن پاکستان میں قانون کا نفاذ غیر موثر ہے۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) اپنی کتاب **"احیاء علوم الدین**[56] "میں لکھتے ہیں" : **جب عدل کی بنیادیں کمزور ہو جائیں تو معاشرہ فساد کی طرف مائل ہو جاتا ہے"۔**

پاکستان کا عدالتی نظام **ورلڈ جسٹس پراجیکٹ** کے مطابق 139 ممالک میں 130 ویں نمبر پر ہے، جس کی وجہ مقدمات کی طوالت، رشوت، اور سیاسی مداخلت ہے ۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) اپنی کتاب **"السياسة الشرعية**[57] "میں کہتے ہیں" : **حکمران اگر انصاف سے منحرف ہو جائے تو وہ ظالم بن جاتا ہے"۔** مثال کے طور پر، **حدود آرڈیننس 1979** کے باوجود زنا کے مقدمات میں چار گواہوں کی شرط (النور: 13) کی وجہ سے سزائیں نایاب ہیں۔

---

[52] صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، حدیث 893

[53] امام ابن خلدون، **"المقدمة** ، جلد 1، صفحہ 200، مکتبہ دار الفکر، 800ھ

[54] امام شاطبی، **"الموافقات**، جلد 2، صفحہ 67، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 750ھ

[55] النحل: 90

امام غزالی، **"احیاء علوم الدین**[56] جلد 2، صفحہ 45، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 550ھ

[57] امام ابن تیمیہ، **"السياسة الشرعية** ، صفحہ 78، مکتبہ دار المعارف، 700ھ

عدالتی نظام کی کمزوریوں کے علاوہ، قانون سازی میں اسلامی اصولوں کا فقدان بھی اہم مسئلہ ہے۔ پاکستانی آئین کا **آرٹیکل 227** قرآن وسنت کی بالادستی کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن عملاً انگریزی قوانین غالب ہیں۔ امام ماوردی (المتوفی 450ھ) اپنی کتاب "**الأحكام السلطانية**[58]" میں لکھتے ہیں": **قانون سازی کا مقصد شریعت کے مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو پورا کرنا ہونا چاہیے**"۔

اسلامی قوانین کے نفاذ میں رکاوٹیں

اسلامی قوانین کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ **نوآبادیاتی فریم ورک** اور **عالمی معاشی دباؤ** ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ[59] "،

ترجمہ" :یہود اور نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کے طریقے کی پیروی نہ کرو۔"

لیکن پاکستان کا قانونی نظام اب بھی برطانوی دور سے متاثر ہے۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) اپنی کتاب "**اعلام الموقعین**[60] "میں لکھتے ہیں" : **غیر اسلامی قوانین کو ختم کیے بغیر شریعت کا نفاذ ناممکن ہے**"۔

پاکستان میں **سودی معیشت** اور **عائلی قوانین** (جیسے 1961 کا مغربی طرز کا عائلی قانون) اسلامی اصولوں سے متصادم ہیں ۔ امام سرخسی (المتوفی 483ھ) اپنی کتاب "**المبسوط**[61] "میں کہتے ہیں" :**سود معاشرے کی معاشی بربادی کا سبب بنتا ہے**"۔ حدیث نبوی ہے" :لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ[62] "

ترجمہ" :رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور سود دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

لیکن پاکستان میں سود کا نظام بدستور قائم ہے۔

تیسری بڑی رکاوٹ **فقہی اختلافات** اور **دینی جماعتوں کی عدم یکجہتی** ہے۔ امام نووی (المتوفی 676ھ) اپنی کتاب "**ریاض الصالحین**[63] "میں لکھتے ہیں" :**اختلافات امت کی کمزوری کا سبب بنتے ہیں**"۔ پاکستان میں دیوبندی، بریلوی، اور اہل حدیث مکاتب فکر کے درمیان تعاون کی کمی نے نفاذِ شریعت کی تحریک کو کمزور کیا ہے ۔

سماجی، سیاسی، اور انتظامی عوامل

نفاذِ شریعت کی راہ میں **سیاسی عدم استحکام** اور **انتظامی کرپشن** کلیدی رکاوٹیں ہیں۔ قرآن مجید میں حکم ہے" :وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ[64] "

ترجمہ" :اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔"

---

[58] امام ماوردی، "**الأحكام السلطانية**" صفحہ 156، مکتبہ دار الکتب العلمیۃ، 400ھ

[59] البقرہ: 120

[60] امام ابن قیم، "**اعلام الموقعین** جلد 3، صفحہ 112، مکتبہ دار الفکر، 700ھ

[61] امام سرخسی، "**المبسوط** ، جلد 9، صفحہ 34، مکتبہ دار المعرفۃ، 450ھ

[62] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث 1598

[63] امام نووی، "**ریاض الصالحین** ، صفحہ 89، مکتبہ دار السلام، 650ھ

[64] الشوریٰ: 38

لیکن پاکستان میں سیاسی جماعتیں اکثر ذاتی مفادات کو ترجیح دیتی ہیں۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) اپنی کتاب **"المقدمة**[65] **"** میں لکھتے ہیں" **: جب حکومتیں عوام کے بجائے اپنے مفادات پر توجہ دیتی ہیں تو معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے"۔**

جاگیردارانہ نظام اور **سرمایہ دار طبقہ** بھی اسلامی قوانین کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مثال کے طور پر، زکوٰۃ اور زرعی اصلاحات کے قوانین کو جاگیرداروں کی مخالفت کی وجہ سے لاگو نہیں کیا جا سکا 8۔ امام شاطبی (المتوفی 790ھ) اپنی کتاب **"الموافقات**[66] **"** میں کہتے ہیں" **: ظالم حکمران عوام کے حقوق کو غصب کرتے ہیں"۔**

انتظامی سطح پر **پولیس اور بیوروکریسی** کی نااہلی بھی اہم مسئلہ ہے۔ حدیث نبوی ہے" **:كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**[67] **"**

"تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

لیکن پاکستان میں عوامی خدمات میں بدعنوانی عام ہے۔ امام ماوردی (المتوفی 450ھ) اپنی کتاب **"الحاوي الكبير**[68] **"** میں لکھتے ہیں" **: حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے عہدیداروں کو جوابدہ ٹھہرائے"۔**

عوامی شعور اور کردار

نفاذِ شریعت کی کامیابی کے لیے **عوامی بیداری** اور **اخلاقی تربیت** ناگزیر ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" **:إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ**[69] **"**۔

ترجمہ " : بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔"

امام غزالی (المتوفی 505ھ) اپنی کتاب **"کیمیائے سعادت**[70] **"** میں لکھتے ہیں" **: معاشرے کی اصلاح افراد کی اصلاح سے شروع ہوتی ہے"۔**

پاکستان میں **تعلیمی نظام** کی کمی اور **میڈیا کے منفی اثرات** نے عوامی شعور کو متاثر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، جدید تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیمات کو نظرانداز کیا جاتا ہے ۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) اپنی کتاب "طريق الهجرتين[71] "میں کہتے ہیں" **: جہالت معاشرتی برائیوں کی جڑ ہے"۔**

آخر میں، **عوام کی ذمہ داری** بھی اہم ہے۔ حدیث نبوی ہے" **:مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ**[72] **"**۔

ترجمہ " : تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے بدل دے۔"

---

[65] امام ابن خلدون، **"المقدمة** ، جلد 1، صفحہ 200، مکتبہ دار الفکر، 800ھ

[66] امام شاطبی، **"الموافقات** ، جلد 2، صفحہ 67، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 750ھ

[67] صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، حدیث 893

[68] ۔ امام ماوردی، **"الحاوي الكبير** ، جلد 15، صفحہ 203، مکتبہ دار الكتب العلمية، 400ھ

[69] الرعد: 11

[70] امام غزالی، **"کیمیائے سعادت،** جلد 1، صفحہ 55، مکتبہ دار الہدیٰ، 500ھ

[71] امام ابن قیم، "طريق الهجرتين ، صفحہ 120، مکتبہ دار الکتاب العربی، 700ھ

[72] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث 78

امام نووی (المتوفی 676ھ) اپنی کتاب **"شرح صحیح مسلم** [73] "میں لکھتے ہیں" :**امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کا فریضہ ہے"**۔ پاکستان میں عوام کی اکثریت اسلامی قوانین کی حمایت کرتی ہے، لیکن عملی اقدامات کی کمی نے نفاذ کو روک رکھا ہے ۔

پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے جامع اصلاحات کی ضرورت ہے، جن میں عدالتی نظام کی بہتری، سیاسی اخلاقیات، اور عوامی تربیت شامل ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ایک منظم حکمت عملی ہی پائیدار تبدیلی لا سکتی ہے۔

تجاویز وسفارشات:

اسلامی اصولوں کی روشنی میں قانون سازی، عدالتی اصلاحات، اور احتسابی نظام کی شفافیت کے لیے درج ذیل مختصر تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

1۔ **اسلامی اصولوں پر مبنی قانون سازی**

- قرآن وسنت کی روشنی میں جدید معاشرتی ضروریات کے مطابق قوانین تشکیل دی جائیں۔
- **فقہی مجالس** قائم کی جائیں تاکہ اسلامی اسکالرز اور قانون دان مل کر عصری مسائل کا حل پیش کریں۔

2۔ **عدالتی وادارہ جاتی اصلاحات**

- عدالتی نظام میں تاخیر کو کم کرنے کے لیے **ڈیجیٹل عدالتی نظام** متعارف کرایا جائے۔
- ججوں اور افسران کی **صلاحیت بڑھانے** کے لیے باقاعدہ تربیتی پروگرامز کا اہتمام کیا جائے۔

3۔ **احتسابی نظام میں شفافیت**

- **خودکار احتسابی میکانزمز** (Automated Accountability Systems) نافذ کیے جائیں تاکہ بدعنوانی کو روکا جا سکے۔
- عوامی شکایات کے لیے **آن لائن پورٹلز** قائم کیے جائیں اور ان کی بروقت کارروائی یقینی بنائی جائے۔

4۔ **دینی واخلاقی تربیت**

- تعلیمی اداروں اور سرکاری ملازمین کے لیے **اخلاقیات کورسز** لازمی کیے جائیں۔
- معاشرے میں **اخلاقی اقدار** کو فروغ دینے کے لیے میڈیا اور سماجی پلیٹ فارمز کا استعمال کیا جائے۔

5۔ **قوانین کی ہم آہنگی اور مؤثر نفاذ**

- موجودہ قوانین کا **جائزہ** لیا جائے اور ان میں تضادات کو دور کیا جائے۔
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کو **جدید ٹیکنالوجی** سے لیس کیا جائے تاکہ وہ مؤثر طریقے سے کام کر سکیں۔

ان تجاویز پر عملدرآمد سے اسلامی اصولوں کے مطابق ایک منصفانہ، شفاف اور موثر نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔

نتیجہ:(Conclusion)

دونوں نظاموں (روایتی وجدید) کی خوبیاں یکجا کرتے ہوئے ایک **متوازن اور جامع قانونی نظام** تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ صرف انصاف، شفافیت اور احتساب پر زور دیتی ہیں، بلکہ ان میں **اخلاقی تربیت** اور اجتماعی ذمہ داری کا پہلو بھی شامل ہے، جو کہ محض قانونی پابندیوں سے کہیں زیادہ موثر ہے۔

[73] امام نووی، **"شرح صحیح مسلم**، جلد 2، صفحہ 22، مکتبہ دار القلم، 650ھ

پاکستان میں بدعنوانی کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ **قانون سازی، عدالتی اصلاحات، اور احتسابی نظام** کو اسلامی اصولوں کے مطابق جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ ساتھ ہی، معاشرے میں **دینی و اخلاقی اقدار** کو فروغ دے کر ایک ایسی ثقافت پروان چڑھائی جائے جہاں قانون کا احترام اور دیانتداری خود بخود رائج ہو۔

مختصر یہ کہ، **اسلامی تعلیمات کی برتری، جامعیت اور عصری تقاضوں کے امتزاج** سے ہی پاکستان میں ایک مضبوط، شفاف اور انصاف پر مبنی نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔